بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸ | ۴ صلح ۱۳۴۳ ہش ۸ شعبان ۱۳۸۳ھ ۴ جنوری ۱۹۶۴ء | نمبر ۴


# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۳ جنوری بوقت ۹½ بجے صبح

کل حضور کو انفلوئنزا کا پورا زور رہا۔ بخار بھی ۱۰۰ تک ہوگیا۔ رات کھانسی کی وجہ سے بارہ بجے تک بے چینی رہی۔ اس کے بعد نیند آگئی۔ بخار بھی رات تیز رہا۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# داڑھی کا جو طریق انبیاؑ اور راستبازوں نے اختیار کیا ہے وہ بہت پسندیدہ ہے

## خدا تعالیٰ نے یہ ایک امتیاز مرد اور عورت کے درمیان رکھ دیا ہے

ایک عرب صاحب نے داڑھی کی نسبت دریافت کی۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ:۔

"یہ انسان کے دل کا خیال ہے بعض انگریز تو داڑھی اور مونچھ سب کچھ منڈوا دیتے ہیں وہ اسے خوبصورتی خیال کرتے ہیں اور ہمیں اس سے ایسی کراہت آتی ہے کہ سامنے ہو تو کھانے کو جی نہیں چاہتا۔ داڑھی کا جو طریق انبیاؑ اور راستبازوں نے اختیار کیا ہے وہ بہت پسندیدہ ہے۔ البتہ اگر بہت لمبی ہو جاوے تو کٹوا دینی چاہیئے۔ ایک مشت رہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ ایک امتیاز مرد اور عورت کے درمیان رکھ دیا ہے۔"

ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب نے عرض کی کہ حضور آج کل ایک کتاب پلیگ گائڈ چھپی ہے وہ کل ڈاکٹروں کے پاس روانہ کی گئی ہے اس میں ایک ہدایت ہے کہ ان طاعون کے ایام میں داڑھی ہرگز نہ منڈوانی چاہیئے کیونکہ اگر ذرا بھی زخم ہو تو طاعونی مادہ اس پر بہت جلد اثر کرتا ہے — حضرت اقدس نے فرمایا کہ

"استروں سے بھی بعض وقت زہر اور آتشک کے امراض پیدا ہو جاتے ہیں اس لئے ہمیشہ استرے کے استعمال کرنے میں بہت احتیاط لازم ہے اور استرے کا استعمال منہ پر تو بہت خطرناک ہے۔ ہاں غیر مناسب بال جیسا کہ رخسار پر ہوتے ہیں یا داڑھی کے زوائد وغیرہ کاٹ دینے چاہئیں۔ نہ کہ منڈوانے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۸۸ و ۳۸۹)

# سال نو مبارک ہو

## قابل توجہ جماعت ہائے احمدیہ

تمام جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں نظارت اصلاح و ارشاد "سال نو مبارک باد" کا تحفہ پیش کرتی ہے۔ اور دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے اور خدمت دین کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔

واضح رہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر خیر امت کا کام ہے۔ پس چاہیئے کہ جماعت کے سب احباب اپنے عمل سے ثابت کر دیں کہ وہ خیر امت کے لقب کے مستحق ہیں۔ خدا کی نواہی سے اجتناب کریں اور اوامر کو اپنے عمل میں لاویں اور سچی توحید جس پر نجات موقوف ہے اختیار کریں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرمان ہے کہ میری بعثت کی غرض اسلامی توحید کا قیام ہے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

# ڈسٹرکٹ جھنگ کے ہائی سکولوں کے مابین سالانہ تقریری مقابلہ میں

## تعلیم الاسلام ہائی سکول کی شاندار کامیابی

مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۶۳ء کو جھنگ صدر میں ضلع جھنگ کے ۲۵ ہائی سکولوں کے نمائندہ مقررین کے مابین مقررہ مضامین پر سالانہ تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ اس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی ٹیم (جو دو مقررین عزیز مرزا فرید احمد اور عزیز احمد کریم ڈوہر پر مشتمل تھی) بحیثیت مجموعی ضلع بھر میں اول قرار پائی اور انفرادی طور پر مرزا فرید احمد ابن حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ نے دوم پوزیشن حاصل کی الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک کرے۔

# وقف جدید کے فنڈ کو مضبوط کریں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام آپ اخبار میں پڑھ چکے ہیں۔ وقف جدید سال ہفتم کے چندہ کے وعدہ جات جس قدر جلد ممکن ہو سکے ناظم مال وقف جدید ربوہ ضلع جھنگ کو ارسال فرما دیں اور ساتھ ساتھ وصولی بھی شروع کر دیں تاکہ ادائیگی سال کے شروع میں ہی ہو جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)


مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴ر جنوری ۶۴ء

# وقفِ جدید کے ساتویں سال کا آغاز

وقفِ جدید کے ساتویں سال کا آغاز یکم جنوری ۱۹۶۴ء سے ہو چکا ہے۔ احباب نے اس موقعہ پر حضور کا پیغام الفضل میں پڑھ لیا ہے جس کو یہاں ہم پھر نقل کر دیتے ہیں:۔

"برادران کرام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

وقفِ جدید کا ساتواں سال شروع ہو رہا ہے میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ پہلے سے زیادہ قربانی کر کے وقفِ جدید کو مضبوط کریں۔

خاکسار
مرزا محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی"
(الفضل ۲ر جنوری ۱۹۶۴ء)

وقفِ جدید کے اغراض و مقاصد احباب کو معلوم ہیں۔ یہ تحریک دراصل خاص طور پر تربیتی ہے۔ اس کا مقصد لوگوں کو ابتداء ہی سے اسلامی معاشرہ کے بنیادی اصولوں پر عمل پیرا کرانا ہے۔ یہ ایک خاص تحریک ہے جس کا تعلق خاص طور پر عام لوگوں میں اسلامی اعمال کی روح پیدا کرنا ہے۔ یہ محض تبلیغی تحریک نہیں ہے اس لئے جو لوگ اس تحریک کو چلانے کے لئے مقرر کئے جاتے ہیں وہ خواہ عام تعلیم میں ابتدائی حالت میں ہوں مگر ان کو اسلامی تعلیمات کا پورا پورا نمونہ ہونا چاہیئے۔

احباب کو معلوم ہے کہ اس تحریک کے دو حصے ہیں ایک شخصی اور دوسرا مالی۔ اس لئے جب تک یہ دونوں پہلو مضبوط نہ ہوں اس تحریک کی کامیابی ممکن نہیں۔ جو شخص اپنے آپ کو اس کام کے لئے وقف کرتا ہے وہ معلّم کہلاتا ہے۔ اس کے ذمہ عوام کی تعلیم و تربیت ہے جس کے بہت سے پہلو ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بعض معاندین نے عوام میں سلسلہ احمدیہ کے متعلق جو غلط فہمیاں پھیلا رکھی ہیں وہ دور کی جائیں۔ یہ غلط فہمیاں کئی قسم کی ہیں۔ مثلاً یہ کہ احمدیوں نے اپنا کلمہ الگ بنا رکھا ہے اور کہ ان کی نمازیں مختلف قسم کی ہوتی ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ان غلط فہمیوں سے عام لوگوں کو سلسلہ کے متعلق بہکایا جاتا ہے۔ ان کو دور کرنا معلّم کا کام ہے۔ پھر ایک معلّم کا یہ بھی کام ہے کہ وہ بچوں کی تعلیم و تربیت کی طرف خاص توجہ دے، اور شروع ہی سے ان میں اسلامی شعور پیدا کرنے کی کوشش کرے تاکہ مسلمانوں کی آئندہ نسل اسلامی اخلاق سے مزین ہو کر دنیا کے کاروبار میں قدم رکھے۔ پھر معلّم کا یہ بھی کام ہے کہ عام لوگوں کو جنہیں اسلام کی خبر نہیں ہے اسلام سے واقف کرائیں۔ دیہات ہی کیا بڑے بڑے شہروں میں بھی ہزاروں لاکھوں جوان بوڑھے مرد اور عورتیں ہیں جن کو بعض حالتوں میں تو کلمہ پڑھنا بھی نہیں آتا۔ نماز نہیں آتی۔ روزہ کی حقیقت سے ناواقف ہوتے ہیں۔ ان سب کی تربیت ایک معلّم کی ذمہ داری میں داخل ہے۔

ظاہر ہے کہ یہ کام ایک بڑا وسیع نظام چاہتا ہے۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ ایسے نظام کے لئے کثیر مال کی ضرورت ہوتی ہے۔ تاہم اس کام کو شروع کرنے کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بہت کم بوجھ جماعت پر ڈالا ہے اور اس کی دو صورتیں ہیں۔ اوّل یہ کہ کم از کم ۶/- روپیہ سالانہ ادا کیا جائے دوسرے صاحب استطاعت زمیندار کچھ اراضی وقف کریں جس سے معلّم کی گذر اوقات ہو سکے۔

اللہ تعالےٰ کے فضل سے کام میں ترقی ہو رہی ہے تاہم ابھی بڑی گنجائش ہے۔ یہ سلسلہ غیر محدود چلنا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جتنا یہ کام فی الحال چھوٹا نظر آتا ہے اتنا ہی یہ بڑا ہے اس لحاظ سے یہ ایک بنیادی تحریک ہے اور کوئی دن ایسا آ سکتا ہے کہ تمام تحریکیں اسی ایک تحریک کا ہی حصہ بن جائیں۔ اس وقت شاید اس کا تصور ممکن نہیں ہے۔ جوں جوں یہ پھیلتا جائے گا توں توں اس کے ثمرات واضح ہوتے جائیں گے۔ اب خدا تعالےٰ کے فضل سے وقف جدید کا نیا دفتر بھی تعمیر ہو رہا ہے۔ اس سے بھی اندازہ ہو سکتا ہے کہ یہ تحریک ترقی کر رہی ہے۔ خدا تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ دن جلد لائے کہ ایسے ایسے دفتر پاکستان ہی میں نہیں بلکہ تمام دنیا میں قائم ہو جائیں اور یہ تحریک جو اس وقت ننھی سی معلوم ہوتی ہے ایک عظیم الشان ادارہ بن جائے جہاں سے اسلام کی نہریں ہر طرف رواں دواں ہوں۔ اللّٰھم زد فزد۔

## اس خیال کا موجد کون ہے؟

ہفت روزہ اقدام نے ایک بصیرت افروز مقالہ شائع کیا ہے جس کا ایک طویل اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

"قائداعظم علیہ الرحمۃ ایک صاف گو سیاستدان تھے چنانچہ انہوں نے بڑے واضح الفاظ میں اعلان کر دیا تھا کہ

"پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہوگا اور اس میں مسلمانوں کو ان کے نظریات کے مطابق زندگی بسر کرنے کے مواقع بہم پہنچائے جائیں گے۔"

اور خوشی کی بات ہے کہ پاکستان کے دونوں آئین کے خالقوں نے قائداعظم کے ان الفاظ کی تشریح کرنے میں کوئی غلطی نہیں کی (میں یہاں موجودہ آئین کے جمہوری پہلوؤں پر تبصرہ نہیں کر رہا) اور صاف صاف بتلا دیا کہ جو ان کے نظریات سے مراد ان کے ذاتی نظریات نہیں بلکہ اسلامی نظریات ہیں۔ اور حضرت قائداعظم مرحوم کا بھی یہی مقصد تھا۔

یہاں یہ تذکرہ بےجا نہ ہوگا کہ مطالبۂ پاکستان کے دوران پاکستان کی وضاحت کے لئے مسلم لیگ کے اسٹیج سے یہ نعرہ بلند کیا جاتا تھا:۔

پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الٰہ الا اللہ

اس نعرے کو مسلم لیگ کے سرکاری نعرے کی حیثیت حاصل تھی۔

ظاہر ہے کہ اس نعرے کی وضاحت ضروری نہیں کیونکہ یہ نعرہ بذات خود واضح ہے اور اس کے ذریعہ برصغیر کے مسلمانوں کے ذہنوں میں "مجوزہ" پاکستان کے خط و خال واضح ہو جاتے تھے اور اسی بنا پر انہوں نے قیام پاکستان کی جدوجہد میں حصہ لیا اور اس کے لئے وہ قربانیاں دیں جس کی مثال قوموں کی تاریخ میں نہیں ملتی۔

قیام پاکستان کے بعد بھی اس نظریہ کو پائیدار بنیادوں پر استوار کیا گیا۔ چنانچہ مرحوم لیاقت علی خاں نے دستور ساز اسمبلی میں جو قرارداد مقاصد پیش کی تھی اور اسے منظور کر لیا گیا وہ بھی اسی نظریہ کی حامل تھی اور اس کے بعد ۵۶ء کے دستور اور اب ۶۲ء کے دستور کی تدوین میں بھی قرارداد مقاصد کی روح (نظریہ کی حد تک) کارفرما رکھی گئی۔ (ایشیا ۲۸ر دسمبر ۶۳ء)

لطف یہ ہے کہ اس مقالہ کو "ایشیا" نے پہلے صفحہ پر نمایاں طور پر بڑی بڑی سرخیوں کے ساتھ پورا نقل کیا ہے۔ مقالہ کے شروع میں مقالہ نگار کو شکایت ہے کہ:۔

"اب جبکہ پاکستان ایک پائندہ حقیقت بن چکا ہے اور اس کے مقاصد واضح شکل اختیار کر چکے ہیں۔ بعض حلقوں کی جانب سے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت حصولِ پاکستان کے مقاصد پر گرد و غبار اڑائی جا رہی ہے اور نت نئے افسانے تراشے جا رہے ہیں۔ انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ اس "مہم" میں حضرت قائداعظم کا اسم گرامی بھی شامل کیا جا رہا ہے۔

ان حلقوں میں جن میں قائداعظم کے بعض خود ساختہ پیروکار بھی شامل ہیں یہ بتایا جا رہا ہے کہ پاکستان کسی نظریاتی بنیاد پر نہیں بلکہ قومی بنیاد پر بنایا گیا تھا اور اس ضمن میں بابائے ملت کے اقوال بھی قطع و برید کر کے پیش کئے جا رہے ہیں۔ ان حلقوں کے اس ارشاد کا واضح مطلب یہ ہے کہ پاکستان ایک نظریاتی (اسلامی) مملکت نہیں بلکہ ایک قومی مملکت ہے اور قائداعظم کا مقصد بھی یہی تھا۔" (ایضاً)

ہمیں یہاں اس سے غرض نہیں کہ یہ لوگ سچے ہیں یا مقالہ نگار تاہم شاید مقالہ نگار کو یہ علم ہوگا کہ جو لوگ اب یہ کہہ رہے ہیں کہ پاکستان کسی نظریاتی بنیاد پر نہیں بلکہ قومی بنیاد پر بنایا گیا ہے اس خیال کے وہ موجد نہیں ہیں بلکہ محض مقلد ہیں۔ اس خیال کے موجد دراصل مودودی صاحب ہیں اور آپ نے اس نظریہ کی وضاحت نہایت زور سے سیاسی کشمکش کے تیسرے حصہ میں فرمائی ہے۔ ایک دو اقتباسات ملاحظہ ہوں۔

۱۔ "پہلے دعوت کو لیجئے۔ ان کے ذمہ دار لیڈروں کی تقریریں، ان کی نمائندہ مجالس کی قراردادیں، ان کے کارکنوں کی باتیں، ان کے اہل قلم کی تحریریں سب کی سب اس امر کی شہادت دیتی ہیں کہ انکی دعوت اصل میں ایک قوم پرستانہ دعوت ہے یعنی انکی پکار اسلام کے نصب العین کی طرف نہیں ہے بلکہ اس طرف ہے کہ انکی قوم متفق و متحد ہو کر ہندو قوم کے مقابلہ میں اپنے دنیوی مفاد کی حفاظت کرے۔"

۲۔ "اس موقع پر یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ مسلم لیگ کے کسی ریزولیوشن اور لیگ کے ذمہ دار لیڈروں میں سے کسی کی تقریروں میں آجتک یہ بات واضح نہیں کی گئی کہ ان کا آخری مطمح نظر پاکستان میں اسلامی نظامِ حکومت قائم کرنا ہے برعکس اس کے ان کی طرف سے بصراحت اور بتکرار جس چیز کا اظہار کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ ان کے پیش نظر ایک ایسی جمہوری حکومت ہے جس میں دوسری غیر مسلم قومیں بھی حصہ دار ہوں مگر اکثریت کے حق کی بنا پر مسلمانوں کا حصہ غالب ہو۔"

(سیاسی کشمکش حصہ سوم
صفحہ ۱۰۴ و ۱۰۶)

ہم نے یہ حوالے اسی لئے پیش کر دئے ہیں تاکہ اس خیال کی ایجاد کا سہرہ حقیقی موجد کے سر پر باندھا جائے نہ کہ مقلدین غیر محققین کے سر پر۔

# وفاتِ مسیح میں حیاتِ اسلام ہے

تقریر محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء

قسط نمبر ۳

## قرآن مجید میں وفاتِ مسیح کا ذکر

اختصار اور ایجاز کے مدنظر یوں سمجھیئے کہ حضرت عیسٰے کی تین حیثیتیں مانی جاتی ہیں۔ یہودی انہیں صرف ایک بشر مانتے ہیں عیسائی انہیں الٰہ قرار دیتے ہیں۔ یہ دونوں تفریط اور افراط کی راہیں ہیں مسلمانوں کے عقیدہ میں حضرت مسیح نبی اور رسول تھے۔ قرآن مجید نے ہر سہ لحاظ سے حضرت مسیح کی وفات کا ذکر فرما دیا ہے۔

(۱) حضرت مسیح بشر تھے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وما جعلنا لبشر من
قبلك الخلد افائن
مت فهم الخالدون

اے نبی! ہم نے تجھ سے پہلے کسی بشر کے لئے ایک حالت پر بقا نہیں بنائی۔ انہیں خلود نہیں بخشا۔ کیا یہ ممکن تھا کہ تو فوت ہو جائے اور وہ زندہ باقی رہیں۔

پھر فرمایا۔

قال فيها تحيون و
فيها تموتون ومنها
تخرجون

آدم زادوں کا مستقل مقر زندگی اور موت کے لئے یہی کرۂ ارض ہے۔ پس بلحاظ بشریت حضرت مسیح کو آسمانوں پر بٹھانا اور وہ بھی اس صورت میں کہ وہ تیس سال کے جوان کے جوان ہیں اور ان کے جسم میں کوئی تغیر نہیں ہو رہا۔ بڑھاپا ان پر اثر انداز نہیں ہوتا قرآن مجید کے صریح خلاف ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

ومن نعمره ننكسه
في الخلق

کہ عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ انسانی قوےٰ ضعف اضمحلال ضروری ہے۔

(۲) جن وجودوں کو الٰہ قرار دیا گیا ہے ان کے بارے میں فرمایا۔

والذين يدعون من دون
الله لا يخلقون شيئاً
وهم يخلقون اموات
غير احياء وما يشعرون
ايان يبعثون۔

کہ یہ پکارے جانے والے الٰہ مخلوق ہیں خالق نہیں مردہ ہیں زندہ نہیں۔ انہیں یہ شعور نہیں کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے۔

(۳) حضرت مسیح فی الواقع نبی و رسول ہیں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وما محمد الا رسول
قد خلت من قبله
الرسل افائن مات او
قتل انقلبتم على اعقابكم

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اللہ تعالےٰ کے ایک رسول ہیں خدا یا خدا کا بیٹا نہیں اور آپ سے پہلے سب رسول وفات پا چکے ہیں۔ پس اے لوگو! کیا تم ان کے فوت ہو جانے یا شہید ہو جانے پر توحید سے پھر کر شرک کو اختیار کر لو گے؟

اس آیت میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پہلے آنے والے جملہ انبیاء کی وفات کی تصریح فرمائی گئی ہے۔ یہ آیت غزوۂ احد کے موقعہ پر نازل ہوئی تھی۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہو جانے پر بعض مسلمانوں کو ٹھوکر لگ رہی تھی۔ اسی آیت کریمہ کو آپ کی وفات کے استدلال کے لئے صدیق اکبر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیش فرمایا تھا اور اعلان کیا تھا کہ سب نبی وفات پا گئے ہیں۔ اس لئے

من كان منكم يعبد
محمداً فان محمداً
قد مات ومن كان منكم
يعبد الله فان الله حي
لا يموت (بخاری)

کہ جو آنحضرتؐ کی عبادت کرتا ہے اسے معلوم ہو جائے کہ آپ آج فوت ہو گئے ہیں۔ ہاں جو اللہ الحی القیوم کی عبادت کرتا ہے اسے یقین رہے کہ اللہ تو ہمیشہ زندہ ہے۔

پھر اللہ تعالےٰ نبیوں کے بارے میں فرماتا ہے۔

وما جعلناهم جسداً
لا يأكلون الطعام
وما كانوا خالدين

کہ ان کے ایسے جسم نہیں کہ بغیر کھانے کے زندہ رہیں اور انہیں دوام حاصل ہو۔ دوسری جگہ فرمایا۔

ما المسيح ابن مريم
الا رسول قد خلت
من قبله الرسل وامه
صديقة كانا يأكلان
الطعام

کہ حضرت مسیح ایک رسول ہیں ان سے پہلے کے سب رسول فوت ہو چکے۔ اور مسیح کی والدہ صدیقہ تھیں۔ وہ دونوں ماں بیٹا کھانا کھایا کرتے تھے۔ گویا بتا دیا کہ جس طرح حضرت مریم اب بوجہ وفات کھانے سے بے نیاز ہیں۔ اسی طرح حضرت مسیح فوت ہو جانے کے باعث کھانے کے محتاج نہیں۔

الغرض قرآن مجید نے حضرت مسیح کی ہر حیثیت کے لحاظ سے ان کی وفات کا تذکرہ فرما دیا ہے۔ پھر ان کا نام لے کر ان کی موت کا اعلان فرمایا ہے فرماتا ہے۔

واذ قال الله يا عيسىٰ
اني متوفيك ورافعك
الي ومطهرك من الذين
كفروا وجاعل الذين
اتبعوك فوق الذين
كفروا الى يوم القيامة

کہ یاد کرو جب اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اے عیسےٰ میں تجھے طبعی موت سے وفات دینے والا ہوں پھر تیرا رفع کرنے والا ہوں اور تجھے کافروں کے الزامات سے پاک قرار دینے والا ہوں اور تیرے متبعین کو منکرین پر قیامت تک غلبہ بخشنے والا ہوں۔

اس آیت میں توفی یعنی وفات دینے کا وعدہ پہلے مذکور ہے اس لئے ترتیب طبعی کے لحاظ سے اسے پہلے پورا ہونا ضروری ہے۔ متوفیک کے معنوں کے لئے حضرت ابن عباس رضؓ کا قول بالکل واضح ہے فرمایا

متوفيك مميتك

کہ توفی کے معنے موت کے ہیں۔ (صحیح البخاری کتاب التفسیر)

اس جگہ اب میں قرآن مجید کی صرف ایک اور آیت کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ سورۂ مائدہ کے آخری رکوع میں فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح سے سوال ہوگا

أأنت قلت للناس
اتخذوني وامي الٰهين
من دون الله

کہ کیا آپ نے ان عیسائیوں کو یہ تعلیم دی تھی کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے علاوہ خدا بنا لو۔ یعنی کیا تثلیث کے عقیدہ کی آپ نے تلقین کی تھی۔ حضرت مسیح عرض کریں گے۔ سبحانک اے اللہ تو پاک ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہو سکتا۔ نیز یہ کہ تو ایسے شخص کو نبی بنانے سے پاک ہے جو توحید کی بجائے تثلیث کی تعلیم دینے لگ جائے پھر کہیں گے کہ نہ میں بحیثیت رسول یہ بات کہہ سکتا تھا اور نہ میں نے کہی ہے۔ کوئی بات تیرے علم سے باہر نہیں ہے۔ ہاں اگر یہ سوال ہو کہ میرے سامنے اور میری موجودگی میں ان لوگوں نے تین خداؤں کا عقیدہ گھڑ لیا ہو اور میں نے ان کو منع نہ کیا ہو تو یہ بڑا الزام ہے۔ اس پر میری عرض ہے۔

وكنت عليهم شهيداً
ما دمت فيهم فلما
توفيتني كنت انت
الرقيب عليهم۔ انت
على كل شيء شهيد

کہ جب تک میں ان میں موجود رہا میں ان کا نگران تھا میری موجودگی میں انہوں نے یہ عقیدہ اختیار نہیں کیا۔ البتہ جب تو نے مجھے وفات دے دی فلما توفیتنی تو اس کے بعد مجھے کچھ علم نہیں۔ آپ ہی ہر چیز کے نگران ہیں۔

اس آیت سے آفتاب نیم روز کی طرح ثابت ہے کہ حضرت مسیح پر دو ہی زمانے آئے ہیں۔ اول۔ وہ اپنی قوم میں زندہ موجود ہیں۔ دوم۔ ان کی توفی ہو چکی ہے۔ آیت صاف بتا رہی ہے کہ عیسائیوں میں تثلیث کا عقیدہ حضرت مسیح کی زندگی میں نہیں پھیلا۔ یہ ان کی وفات کے بعد پھیلا ہے۔ نزول قرآن مجید کے وقت عقیدہ تثلیث پھیلا ہوا تھا۔ قرآن مجید نے اس کی پر زور د

---

## الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:

”آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آ رہے ہیں کہ جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپیہ ہوگی۔ لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔“ (الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۴۶ء)

(مینیجر الفضل ربوہ)

تردید فرماتی ہے :۔

لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلاثۃ۔

اس بالبداہت ثابت ہوگیا کہ حضرت مسیح فوت ہو چکے ہیں نیز اس آیت سے یہ بھی واضح ہوگیا کہ ان کے خود جسمانی رجوع کا خیال محض غلط ہے اگر وہ دوبارہ دنیا میں تشریف لاتے اور عیسائیوں کی صلیبوں کو توڑتے تو بارگاہِ ایزدی میں یہ کیونکر کہہ سکتے تھے۔

فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم وانت علی کل شئی شھید۔

## شیخ الازہر کا بیان

آیت انی متوفیک اور فلما توفیتنی سے حضرت مسیحؑ کی وفات اتنی واضح ہے کہ سابق شیخ الازہر الشیخ المراغی فرماتے ہیں :۔

" وقول اللہ سبحانہ اذ قال اللہ یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی ومطھرک من الذین کفروا ، الظاھر منہ انہ توفاہ واماتہ ثم رفعہ والظاھر من الرفع بعد الوفاۃ انہ رفع درجات عند اللہ۔

کہ آیت قرآنی واذ قال اللہ یا عیسیٰ انی متوفیک سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو پہلے وفات دی پھر ان کا رفع فرمایا اور یہ عیاں ہے کہ وفات کے بعد رفع سے مراد صرف اللہ کے نزدیک درجات کی بلندی ہی ہو سکتی ہے (الفتاوی مطبوعہ مصر صـ۲۴)۔

پھر حال ہی میں وفات پانے والے المفتی الدیار المصریۃ الشیخ محمود شلتوت نے فتویٰ دیا ہے کہ :۔

انہ لیس فی القرآن الکریم ولا فی السنۃ المطھرۃ مستند یصلح لتکوین عقیدۃ یطمئن الیھا القلب بان عیسیٰ رفع بجسمہ الی السماء وانہ حی الی الآن فیھا وانہ سینزل منھا آخر الزمان الی الارض۔ ان کل ما تفیدہ الآیات الواردۃ فی ھذا الشان ھو وعد اللہ عیسیٰ بانہ متوفیہ اجلہ ورافعہ الیہ وعاصمہ من الذین کفروا وان ھذا الوعد قد تحقق فلم یقتلہ اعداؤہ ولم یصلبوہ ولکن وفاہ اللہ اجلہ ورفعہ الیہ "

ترجمہ :۔ قرآن مجید اور سنت نبویؐ میں کوئی ایسا ثبوت موجود نہیں ہے جس سے یہ عقیدہ قائم کیا جاسکے کہ حضرت عیسیٰ جسم سمیت آسمان پر اٹھائے گئے تھے اور وہ اب تک وہاں پر زندہ ہیں اور آخری زمانہ میں وہاں سے اتریں گے۔ قرآنی آیات سے صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ ان کی مدت پوری کر کے انہیں خود وفات دیگا اور انہیں عظمت بخشے گا اور کافروں سے محفوظ رکھے گا سو یہ وعدہ اس طرح پورا ہو گیا کہ حضرت مسیح کے دشمن اسے مقتول اور مصلوب نہ بنا سکے لیکن خود اللہ تعالیٰ نے ان کو وفات دیدی اور ان کا رفع درجات فرمایا "

(کتاب الفتاوی مطبوعہ مصر صـ۵۵)

اس سلسلہ میں اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں لاکھوں لوگ حضرت مسیح کی طبعی وفات کے قائل ہو رہے ہیں اور قرآن مجید کی تعلیم غالب آرہی ہے۔ خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی کا اعلان ہے کہ :۔

" بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ چوتھے آسمان پر زندہ موجود ہیں قرآن مجید سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسےٰ کو قتل نہیں کیا گیا اور نہ صلیب دی گئی۔ مگر یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے اور اب تک زندہ ہیں بلکہ قرآن مجید میں یہ ہے کہ اے عیسیٰ ہم تم کو وفات دیں گے پھر اپنے پاس تمہارا درجہ بلند کرینگے یا اپنے پاس اٹھالیں گے مگر پہلے وفات کا لفظ ہے جس کے معنے مرنے کے ہیں "

(منادی مجریہ ۱۸ ستمبر ۱۹۳۶ء صـ۱۶)

شیخ رشید رضا ایڈیٹر المنار

حضرت مسیح موعودؑ کی پیش کردہ تفصیل درج کرنے کے بعد اعلان کرتے ہیں کہ :۔

فھجرتہ الی الھند وموتہ فی ذلک البلد لیس ببعید عقلاً ولا نقلاً۔

(تفسیر المنار جلد ۶ صـ۴۳)

(باقی)

## ضروری اعلان

بل ماہ دسمبر ۱۹۶۳ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں۔ ان بلوں کی رقم ۱۰ رجنوری ۶۴ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہیئے۔ جو ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقوم ۱۰ تاریخ تک دفتر ہذا میں نہیں بھجوائیں گے ان کے بنڈلوں کی ترسیل روک دی جائے گی۔

(مینیجر)

## محترم مولوی برکت علی صاحب لائق کی وفات

میرے والد حضرت مکرم مولوی برکت علی صاحب لائق امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ (سابق امیر لدھیانہ) مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۶۳ء بروز بدھ صبح پانچ بجے بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم سلسلہ کے عاشق، عبادت گزار، نیک اور تہجد گزار تھے۔ مختصر سی علالت کے بعد اچانک اللہ کو پیارے ہو گئے۔ جنازہ اسی روز مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے بعد نماز مغرب احاطہ مسجد مبارک میں پڑھائی جس میں صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ ربہ نیز دوسرے بزرگوں نے بھی شرکت فرمائی۔ اور ۲۶ دسمبر کو علی الصبح بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ احباب کرام سے گزارش ہے کہ وہ حضرت والد صاحب مرحوم و مغفور کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

(خاکسار عبد الغنی قریشی۔ مکان ۵۔ اکبر سٹریٹ ۱۱۲، مزنگ۔ لاہور)

## گمشدہ ٹرنک

ایک عدد سیاہ رنگ کا ٹرنک جس پر نصیر الحق کے نام کی ایک چٹ لگی ہوئی ہے اور اس میں چند زنانہ قیمتی سوٹ ہیں۔ مورخہ ۲۰ دسمبر کو سیالکوٹ سے ربوہ جانے والی سپیشل گاڑی میں ربوہ ریلوے اسٹیشن پر کہیں گم ہو گیا ہے۔ جن دوست کو ملے مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے کر شکر گزاری کا موقعہ دیں۔

(نصیر الحق۔ موضع رلیو کے ڈاکخانہ بدوکے، تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

## گمشدہ سونے کا کڑا

میری ایک عزیزہ کا سونے کا کڑا محلہ دار الیمن کے شرقی حصہ سے لیکر زنانہ جلسہ گاہ تک راستہ میں یا جلسہ گاہ میں مورخہ ۲۷ ۱۲/۶۳ کو کہیں گر گیا ہے۔ جن صاحب کو یہ کڑا ملا ہو وہ ازراہِ کرم مجھے یا قاضی شریف احمد صاحب سب پوسٹ ماسٹر ملتان شہر کو پہنچا دیں۔ پہنچانے والے کو دس روپے نقد انعام دیا جائیگا۔

خاکسار ماسٹر محمد مولا داد سیکرٹری مال محلہ دار الیمن ربوہ

## درخواست ہائے دعا

اہلیہ صاحبہ جناب ایم ایس طاہر صاحب کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے دن بدن ٹھیک ہو رہی ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اہلیہ کو شفا کاملہ بخشے۔ (مینیجر الفضل)

۲۔ خاکسار کے والد صاحب عرصہ دراز سے بیمار چلے آرہے ہیں احباب دعا کریں کہ خداوند کریم والد صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (مبشر احمد کلیم قائد مجلس خدام الاحمدیہ نیڈ بگیہ والی)

۳۔ میری اہلیہ عرصہ ۱۳ ماہ سے بیمار ہے احباب کرام سے صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبد الرحمٰن خان ۱/۱۴ خرطوم لائنز نوشہرہ)

۴۔ بندہ کے لڑکے عزیزم ظفر اسلام کے دائیں گھٹنے میں تکلیف ہے جملہ احباب اور درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے (خاکسار علی محمد ایس وی ٹیچر ۵ ب/۲۶۹ ہائی سکول ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری)

۵۔ میرا لڑکا عزیزم بشیر احمد خالد ایک ماہ سے دانتوں اور منہ کی بعض بیماریوں میں مبتلا ہے احباب سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے (خاکسار میاں لال دین زعیم مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ تہال ضلع گجرات)

۶۔ محترم مرزا غلام حیدر صاحب امیر جماعت احمدیہ نوشہرہ چھاؤنی کچھ عرصہ سے دل کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں احباب سے اس مخلص بھائی کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ملک محمد شفیع دار الرحمت وسطی ربوہ)

۷۔ میرے چچا جان سید امیر احمد صاحب جو کہ سید علی احمد صاحب انبالوی مرحوم کے چھوٹے بھائی ہیں کافی عرصہ سے دمہ اور بخار میں مبتلا ہیں۔ میں دوستوں سے درویشان قادیان سے دعا کی درخواست عرض کرتا ہوں۔ خداوند تعالیٰ انہیں جلد از جلد صحت عطا فرمائے (سید منیر احمد پی ایس ایم الیف ۳۰۲ نیو ٹاؤن میرپور خاص)

۸۔ میری بھاوجہ زوجہ عبد الرحمٰن صاحب شاہدرہ لاہور بیمار ہیں اور حالت اب زیادہ خراب ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ دین درویش قادیان۔

۹۔ مکرم میاں محمد احمد صاحب ساکن منگھیانہ ضلع گجرات بعض مشکلات کی وجہ سے پریشان ہیں ان کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں احباب دعا فرماویں تا کہ اللہ تعالیٰ ان کی پریشانیوں اور مشکلات کو دور فرمادے آمین۔

(خاکسار محمد سعید دار الرحمت غربی ربوہ)

## زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

# احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء کی مختصر روئیداد

## مختلف دینی اور تربیتی موضوعات پر اہم تقاریر

### ۲۶ر دسمبر — پہلا دن

زیر صدارت محترمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ پہلا اجلاس شروع ہوا۔

پہلے مردانہ جلسہ گاہ سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام ٹیپ ریکارڈ پر سنایا گیا۔ اس کے بعد اجتماعی دعا کی گئی۔ محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے قرآن مجید کی تلاوت کی جس کے بعد حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے تقریر فرمائی جو الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی افتتاحی تقریر کے بعد حامدۃ البشریٰ صاحبہ سٹوڈنٹ ایم اے نے "احمدیت کا پیدا کردہ انقلاب" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے دلائل سے ثابت کیا کہ آخرین منھم کی مصداق جماعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت احمدیہ ہی ہے۔ جس نے اپنی زندگی ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین کے ماتحت ڈھال لی ہے۔

اس کے بعد محترمہ امۃ المالک صاحبہ راولپنڈی نے تقریر کی جس کا عنوان تھا "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت سے عشق" آپ نے دلائل سے ثابت کیا کہ مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق کا انتہائی بلند مقام حاصل تھا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق کی وجہ سے آپ حضور کے رنگ میں رنگین تھے۔ آپ نے قرآن کے محاسن سے دنیا کو روشناس کرایا اور عاشقان رسول کی ایک جماعت تیار کی جو تن من دھن سے اسلام کی خدمت کر رہی ہے۔

اس کے بعد بشریٰ بشارت صاحبہ سیالکوٹ نے نظم پڑھی۔

پھر امۃ اللہ مغل صاحبہ نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی یاد میں پنجابی نظم پڑھی۔ ۱۱ بجکر ۵ منٹ پر مولانا جلال الدین صاحب شمس کی تقریر شروع ہوئی آپ کی تقریر کا عنوان تھا "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نصائح"۔ آپ نے حضور کے کلمات طیبات پیش کرتے ہوئے وضاحت سے بتایا کہ حضور اپنی جماعت سے کیا توقعات رکھتے تھے اور ہر احمدی میں ایک ایسی نیک تبدیلی پیدا کرنا چاہتے تھے کہ جس سے وہ گویا ایک نیا انسان بن جاتے۔ ہمیں چاہیئے ہم اپنی زبانوں کو ذکر الٰہی سے تر رکھیں اس کی رضا کو حاصل کریں۔ اللہ توفیق دے۔ آمین۔

آپ نے فرمایا ہمارا کام یہ ہے کہ ہم تبدیلی پیدا کر کے گویا نئے انسان بن جائیں تاکہ یہ کہہ سکیں کہ ہم نے حضور کی خواہش کو پورا کر دیا ہے۔

### دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس زیر صدارت محترمہ صاحبزادی امۃ السلام صاحبہ ۲ بجے بعد دوپہر شروع ہوا۔ فاطمہ بیگم صاحبہ نے تلاوت قرآن کی۔ پھر امۃ الرفیق نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی ختم نبوت کا صحیح تصور کے موضوع پر مدلل اور دلنشین تقریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئی۔ مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کی تقریر "وفات مسیح میں اسلام کی حیات" بھی مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئی۔

پھر طاہرہ روحی نے نظم پڑھی۔ بعدہٗ سعیدہ حبیب صاحبہ ایم۔ اے نے سادگی پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ انسان باوجود متمول ہونے کے سادہ زندگی بسر کر سکتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سادگی کا نمونہ تھے۔ آپ نے ۲۶ر مئی ۱۹۳۶ء کے ایک خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت امیر المومنین کا یہ اقتباس پڑھ کر سنایا کہ سادگی کے بغیر روحانیت کا اعلیٰ مقام حاصل نہیں ہو سکتا اگرچہ سادگی اختیار کرنا نفلی قربانی ہے مگر جو احمدی سادہ زندگی نہیں بسر کرتا وہ آگ کے گڑھے کے کنارے کھڑا ہے بہت ممکن ہے کہ اس کا ایمان ضائع ہو جائے۔

### ۲۷ر دسمبر — پہلا اجلاس

کارروائی کا آغاز محترمہ بیگم چوہدری بشیر احمد صاحب کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت قرآن کریم نعیمہ انور قریشی نے کی۔ نظم بھی انہوں نے ہی پڑھی۔

اس کے بعد محترمہ زہرہ بیگم صاحبہ نے "اسلام میں عورت کا مقام" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ اسلام سے پہلے عورت کی حالت بہت خراب تھی وہ تمام حقوق سے محروم تھی۔ تب اللہ تعالے کی رحمت جوش میں آئی اور اس نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے عورت کو اس کے تمام حقوق دلائے۔ آپ نے عورت کی اخلاقی، معاشرتی اور اقتصادی غرضیکہ ہر حالت کو سنوارا۔

اس کے بعد محترم شیخ عبد القادر صاحب فاضل مربی سلسلہ کی تقریر بعنوان "سیرۃ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم" کا ٹیپ ریکارڈ سنایا گیا۔ پھر حنیفہ صاحبہ نے ایک دعائیہ نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ اس کے بعد محترمہ امۃ اللہ مغل صاحبہ نے پنجابی نظم پڑھی جو انہوں نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد میں کہی تھی۔

### پردہ کی اہمیت پر حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی تقریر

بعدہٗ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ صاحبہ نے "پردہ" کے موضوع پر تقریر شروع فرمائی۔ آپ نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ میں اپنی بہنوں سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ میری تقریر کو غور سے سنیں تاکہ وہ بہنیں جو کسی وجہ سے راستہ سے بھٹکی ہوئی ہیں۔ صراط مستقیم کو پالیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ تم جب بھی کوئی خلاف اخلاق یا خلاف دین بات دیکھو تو تم اسے ہاتھ یا زبان سے روک دو۔ اگر ان دونوں پر قادر نہ ہو تو کم از کم برا مان کر دعا کے ذریعہ سے اسے روکنے کی کوشش کرو۔ لیکن یہ تیسرا طریق سب سے ادنیٰ ایمان ہے۔ لہذا اس حدیث کے ماتحت میں آپ کو پردہ کی تاکید کرتی ہوں۔ احادیث اور قرآن سے صریحاً ثابت ہوتا ہے کہ پردہ نہایت ضروری ہے۔ بے پردگی قرآنی تعلیم کے خلاف اور احادیث کے خلاف اصحابیات کے طرز عمل کے خلاف ہے اور شریعت کے خلاف ہے۔ لہذا ہر حال میں پردہ ضروری ہے جہاد کے میدانوں میں سے ایک میدان برائیوں کو دور کرنا ہے ایک شخص کا برا نمونہ دوسروں کو خراب کر دیتا ہے۔ اگر ایک شخص برا کام کرے اور دوسرے اسے منع نہ کریں تو لوگ برائی کرنے میں دلیر ہو جائیں گے۔ اسی وجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے روکنے کا سختی سے حکم فرما دیا ہے۔

بے پردگی آج کل آگ کی طرح پھیل رہی ہے۔ جو اگر روکی نہ گئی تو ہمارے گھروں میں پہنچ کر ہمیں سخت نقصان پہنچائے گی۔ اور اگر بہنوں کا یہ خیال ہے کہ پردہ کرنے سے دوسروں سے ہمارے تعلقات خراب ہوں گے تو اس کی پرواہ نہ کریں۔ کیونکہ ہمارا پردہ ہمارے پیدا کرنے والے کی خاطر ہوگا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ہوگا۔ جنہوں نے عورت کو قعر مذلت سے نکال کر اسے عزت بخشی۔ افسوس ہے کہ وہی عورت جس کے قدموں کے نیچے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت قرار دی ہے۔ وہی آج بغاوت کر رہی ہے اور آپ کی نافرمانی کر رہی ہے۔

اس نافرمانی کی وجہ صرف اور صرف اسلام کی تعلیم سے ناواقفیت اور مغرب کا تتبع ہے ہندوستان میں انگریز کی حکومت سے وہ مرعوب ہو گئیں۔ اور اگرچہ وہ آزاد ہو گئیں۔ لیکن آزادی ملنے کے بعد بھی وہ ذہنی طور پر انگریزوں کی غلام ہی رہیں اور ان کی تقلید میں بے پردگی کو اپنا لیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے من تشبہ قوماً فھو منھم جو شخص کسی قوم کے شعار کو چھوڑ کر دوسری قوم کے طریق اختیار کرتا ہے وہ گویا انہیں میں سے ہوتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو احمدی خواتین کے لئے یہ دعا فرمائی ہے کہ ان کے گھر تک رعب دجال نہ آئے۔ پس اگر آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روحانی اولاد ہونے کا دعویٰ کرتی ہیں تو آپ کو ان کی نصائح پر عمل کرتے ہوئے دجالیت سے احتراز کرنا ہوگا۔ آپ کو دنیا سے دجالیت کو فنا کرنا ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا میں گاڑنا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ہمارے لئے قرآن کی پیروی کرنا لازمی ہے کامیاب وہی ہوں گے جو قرآن کے احکام پر چلتے ہیں۔ جب تک مسلمانوں کا رجوع قرآن کی طرف نہ ہوگا وہ کامیاب نہ ہوں گے

مسلمانوں کا ایک طبقہ کہتا ہے کہ قرآن کریم میں پردہ کا حکم نہیں ہے۔ دوسرا طبقہ کہتا ہے کہ یہ حکم تھا تو سہی لیکن اب قابل عمل نہیں ہے اور تیسرا طبقہ یہ کہتا ہے کہ پردہ میں چہرہ کا ڈھانکنا ضروری نہیں ہے۔ لیکن ہم کہتے ہیں کہ قرآن کریم میں پردہ کا صریحاً حکم موجود ہے۔ پہلے ازواج مطہرات کو اور پھر مومن عورتوں کو پردہ کا حکم دیا گیا ہے۔ پس اب اگر آپ مومن عورتیں ہیں تو آپ کے بھی وہی افعال ہونے چاہئیں جن کا حکم اللہ تعالےٰ نے مسلمان عورتوں کو دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے تو مسلمان عورت کو وہ اعلیٰ حقوق عطا فرمائے ہیں۔ جو آزاد ممالک کی خواتین باوجود کوشش کے آج بھی حاصل نہیں کر سکیں۔ ان حقوق کے ہوتے ہوئے کسی عورت کو جسمانی یا روحانی تکلیف نہیں ہو سکتی۔ ان کو اتنا مرتبہ دیا گیا ہے کہ وہ مردوں کے دوش بدوش کام کر سکتی ہیں۔ مسلمان عورتوں کی ترقی یہی ہے کہ وہ قرآن کے احکام پر عمل پیرا ہوں شوہروں کی تسکین کا باعث ہوں۔ بچوں کی تربیت کریں۔ عفت مجسم ہوں۔ حیا غیرت اور عفت ان کا جوہر ہو۔

بے پردگی کے ساتھ دوسری چیز جو اس کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ وہ تنگ لباس ہے یہ اس حدیث کے مطابق ہے جس میں آتا ہے کہ "ایک زمانہ آنے والا ہے اس میں عورتیں ایسی ہوں گی جو بظاہر لباس پہنیں گی لیکن درحقیقت وہ عریاں ہوں گی۔ لوگوں کی توجہ کو اپنی طرف مائل کرنے والی اور خود مائل ہونے والی ہوں گی۔ ایسی صفات رکھنے والی جنت میں داخل نہ ہوں گی۔ جس انجام کی طرف اس میں توجہ دلائی گئی ہے۔ آپ سے ڈریں کیونکہ اسی میں ہماری۔ ہماری اولاد بلکہ ساری دنیا کی نجات ہے۔

ایک طبقہ یہ خیال کرتا ہے کہ پردہ میں چہرہ کو چھپانا ضروری نہیں۔ ایسے لوگوں کو بخاری شریف کی وہ حدیث پڑھنی چاہیئے جو غزوہ بنی مصطلق کے متعلق ہے اور جس کی روایت حضرت عائشہؓ نے کی ہے۔ آپ نے اس میں فرمایا ہے کہ صفوان نے انہیں صرف اس وجہ سے پہچان لیا تھا کہ انہوں نے حضرت عائشہؓ کو پردہ کے حکم سے پہلے بھی دیکھا ہوا تھا اور پھر فرماتی ہیں کہ جب انہوں نے صفوان پہچان لیا تو اپنا چہرہ چادر سے ڈھانک لیا۔ اس حدیث سے ثابت ہے کہ چہرہ کا پردہ لازمی ہے۔ آجکل کی بعض مستورات صحیح پردہ نہیں کرتیں۔ عہدہ داران اور کارکنات کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

اسلامی پردہ کا ہرگز یہ مقصد نہیں کہ گھر میں قید ہو کر رہ جائیں بلکہ جس طرح بے پردگی ناواجب رہتی ہے اسی طرح گھر میں قید ہو کر رہ جانا بھی دوسری ناواجب انتہا ہے یہ ثابت ہے کہ صحابیات جنگوں میں شریک ہوتیں۔ خرید و فروخت کے لئے بھی باہر جاتیں اور اپنی تمام ضروریات بھی باہر نکل کر پوری کر لیتیں۔ جبکہ صحابیات اتنے بڑے بڑے کام پردہ سے کر سکتی ہیں تو کیا وجہ ہے کہ اب پردہ نہ کیا جائے۔ پردہ کے اس ایک حکم سے منہ موڑنے کی وجہ سے آپ کئی ایک اور گناہوں کی مرتکب بھی ہو سکتی ہیں۔ اسلام کی تعلیم تو اطاعت امام کے محور پر گھومتی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلعم کی شرائط بیعت میں سے ایک شرط یہ تھی کہ وہ عورتیں آپ کی ہر نیک کام میں پیروی کریں۔ پھر آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند اقتباسات سے پردہ کی اہمیت کو واضح کیا اور پھر بتایا کہ خلیفہ وقت کا ارشاد ہے کہ جو لوگ اپنی عورتوں کو مکسڈ پارٹیوں میں لے جاتے ہیں۔ جماعت کو چاہیئے کہ ان سے کلام کرنا چھوڑ دیں۔ اگر کوئی عورت پردہ چھوڑتی ہے تو وہ قرآن کریم کی ہتک کرتی ہے۔ ہماری جماعت کو چاہیئے کہ ان سے کوئی تعلق نہ رکھیں۔ آنے والے مسیح کی غرض دوبارہ دین کو زندہ کرنا اور شریعت کو قائم کرنا تھی۔ پردہ شریعت کے احکام میں سے ہے۔ ہم جو حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں سے ہیں اور آپ کو نبی برحق جانتے ہیں۔ ہمارے لئے نہایت افسوس کا مقام ہوگا کہ اگر ہم خدا تعالیٰ کے ایک واضح حکم کی تعمیل نہیں کریں گی۔

لہذا میں عورتوں سے دکھے دل سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ اپنے امام کے احکام پر عمل پیرا ہوں۔ امید ہے کہ بہنیں ٹھنڈے دل سے میری باتوں پر غور کریں گی۔ انسان اگر اپنی اصلاح کرنا چاہے تو پہلے اسے ماحول کی اصلاح کرنا ہوگی۔ اگر آپ کی بچیاں غیر اسلامی ماحول میں تربیت پا رہی ہیں تو آپ اس ماحول کی اصلاح کریں یا کم از کم اس ماحول سے اپنی بچیوں کو بچائیں ان کی تربیت کریں اور ان کے نیک عمل کو اسلامی احکام کے مطابق بنانے کی کوشش کریں۔ اس وقت ہمیں دعووں کی نہیں بلکہ عمل کی ضرورت ہے۔ ہر کارکن اور عہدیدار اس بات کی ذمہ وار ہے کہ وہ عورتوں کی اصلاح کرے۔ اگر ایسا ہو جائے گا تو تمام قومیں لبیک کہتی ہوئی اسلام کی طرف آ جائیں گی۔

اس تقریر کے بعد محترمہ راشدہ مبارکہ صاحبہ نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی جس کے بعد جلسہ کا یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

## ۲۷ دسمبر — دوسرا اجلاس

آج کے دن کا دوسرا اجلاس محترمہ سیدہ بشریٰ صاحبہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو محترمہ امۃ الوحید صاحبہ سیمیٹی نے کی۔ اسکے بعد نظم محترمہ خیر النساء صاحبہ نے پڑھی۔

بعد ازاں مردانہ جلسہ گاہ سے حضرت ڈپٹی محمد شریف صاحب کی تقریر بعنوان "ذکرِ حبیب" کا ریکارڈ سنا گیا۔

اس کے بعد محترم مولوی محمد شریف صاحب امینی مبلغ مدراس (انڈیا) کی "سیرۃ حضرت مسیح موعودؑ" کے موضوع پر تقریر بذریعہ ٹیپ ریکارڈ سنائی گئی۔ بعد ازاں محترمہ امۃ القدیر ارشاد صاحبہ نے ایک نظم پڑھی

پھر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید کی تقریر بعنوان "کیا نجات کفارہ پر موقوف ہے؟" کا مردانہ جلسہ گاہ سے ریکارڈ سنایا گیا۔

اس کے بعد محترم مولوی غلام باری صاحب سیف کی تقریر بعنوان "اسلامی معاشرہ" کا ریکارڈ سنایا گیا۔

## ۲۸ دسمبر — پہلا اجلاس

آج صبح ۹ بجکر ۵ منٹ پر اجلاس زیر صدارت محترمہ سلمیٰ بیگم صاحبہ آف حیدر آباد شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد نعیمہ تنویر نے دُرِّ ثمین سے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی بعد ازاں امۃ الرافع صاحبہ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک نظم ترنم سے سنائی۔ پھر مردانہ جلسہ گاہ سے "احمدیت مشرقِ بعید میں" کے موضوع پر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید کی تقریر سنی گئی اس تقریر کے اختتام پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر کا ریکارڈ سنایا گیا پھر مردانہ جلسہ گاہ سے مولانا جلال الدین صاحب شمس کی تقریر کا ایک حصہ سنایا گیا۔

. . . . . . . . . .

اس کے بعد محترم گیانی واحد حسین صاحب نے تربیت اولاد پر دلچسپ تقریر کی۔

بعد ازاں محترمہ امۃ القدیر صاحبہ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک نظم خوش الحانی سے سنائی۔

پھر مردانہ جلسہ گاہ سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔

اس کے بعد محترمہ امۃ المجیب صاحبہ اور راشدہ صاحبہ صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیہ نظم پڑھی۔

پھر محترمہ امۃ القدیر صاحبہ نے تقریر کی اور بتایا کہ

مسلمانوں کی ترقی کا راز یہ ہے کہ وہ پیچھے مڑ کر صحابہ اور صحابیات کے نقشِ قدم پر چل کر ان کے ساتھ مل جائیں۔

اس کے بعد محترمہ مبارکہ قمر صاحبہ کی تقریر شروع ہوئی جس کا موضوع تھا "ذکر حبیب"

اس کے بعد ایک ضعیف العمر بزرگ خاتون نے پنجابی زبان میں نظم سنائی۔

## ۲۸ دسمبر — دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس دو بجے دوپہر زیر صدارت محترمہ سلمیٰ بیگم صاحبہ آف کراچی شروع ہوا تلاوت قرآن کریم محترمہ امینہ بیگم صاحبہ نے کی۔ اسکے بعد نظم کلام محمود میں سے محترمہ بشریٰ نسیم صاحبہ نے خوش الحانی سے سنائی۔

بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تقریر مردانہ جلسہ گاہ سے بعنوان "زندہ خدا پر ایمان اور اس کے اثرات" زنانہ جلسہ گاہ میں سنی گئی۔ صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی تقریر "ذکر حبیب" کے موضوع پر ٹیپ ریکارڈ پر جلسہ مردانہ سے زنانہ جلسہ گاہ میں بہت توجہ سے سنی گئی۔

## حضرت ام متین صاحبہ کی اختتامی تقریر

اس کے بعد حضرت ام متین صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ تقریر کے لئے سٹیج پر تشریف لائیں آپ نے سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

جیسا کہ آپ نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی تقریر میں سنا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد یہ تھا کہ ہمیں یقین ہو کہ اسلام کا درحقیقت ایک زندہ خدا موجود ہے۔ آج بھی خدا تعالیٰ کے زندہ ہونے اور قبولیت دعا کا ایک نشان حضرت مصلح موعود کے وجود میں بفضل خدا موجود ہے۔ آپ کی پیدائش کی پیشگوئی آج سے تقریباً ۷۵ سال قبل کی گئی تھی۔ حضرت مصلح موعود کا وجود خدا تعالیٰ کی ہستی آنحضرت صلعم اور حضرت مسیح موعود کی صداقت کی اور احمدیت کے سچا ہونے کی دلیل ہے۔ مگر ہر نعمت کے ساتھ ذمہ داری بھی عاید ہو جاتی ہے۔ ہر احمدی مرد اور عورت اور بچہ کو کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم ایسے بن جائیں کہ احمدیت کا سچا نمونہ ہماری زندگیوں میں نظر آئے آپ کو یعنی بہنوں کو اگلی نسل کی تربیت کرنی چاہیئے۔ احمدی بہنوں کو چاہیئے کہ پہلے اپنی اصلاح کی کوشش کریں۔ پھر اگلی نسل کو اللہ کے جانباز سپاہی بنانے کی کوشش کریں۔ آخر میں آپ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے پُرسوز دعاؤں کی طرف توجہ دلائی نیز آپ نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ حضرت امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مبلغین سلسلہ اور خود اپنے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔

اس کے بعد آپ نے دعا کروائی اور جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

---

## درخواست دعا

خاکسار کے عزیز مرزا مسعود احمد ابن مرزا مبارک احمد صاحب بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں عزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔

خاکسار خادم حسین کپتان
فیکٹری ایریا۔ ربوہ

# کشمیر کے ادغام کی تجویز سے پاکستان کی سلامتی کو خطرہ ہے

## بھارت چین کے ساتھ کبھی جنگ نہیں کرے گا صدر ایوب کی ماہانہ تقریر

راولپنڈی ۲ جنوری۔ صدر ایوب نے کہا ہے کہ فوجی طاقت میں اضافے سے بھارت کے حوصلے اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ وہ کشمیر کو ہضم کرنے کا اعلان کر رہا ہے لیکن ہم اسے بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس کی فوجی تیاریوں سے پاکستان کے موقف پر سر مو اثر نہیں پڑ سکتا اور ہم کشمیریوں کو ان کا حق خود ارادیت دلا کر ہی دم لیں گے صدر نے کہا کہ بھارت جانتا ہے کہ نہ وہ خود چین پر حملہ کر سکتا ہے اور نہ چین بھارت کے خلاف جارحانہ عزائم رکھتا ہے چنانچہ وہ خود چین سے مصالحت کرے گا اور اس کے بعد عوام کے سامنے اپنے فوجی اخراجات کا جواز پیش کرنے کے لیے اپنی جارحانہ سرگرمیوں کا رخ کسی دوسرے ملک کی طرف پھیر دے گا اس سلسلہ میں سب سے زیادہ خطرہ پاکستان کو ہے انھوں نے کہا بھارت چینی حملے کے خطرے کے بہانے مختلف ممالک سے جنگی ساز و سامان حاصل کر رہا ہے حالانکہ ساری دنیا تسلیم کر چکی ہے کہ چین ایسے کوئی جارحانہ عزائم نہیں رکھتا صدر نے کہا ساری دنیا جانتی ہے کہ بھارت کبھی چین سے جنگ نہیں کرے گا اور اگر اس نے جنگ کی تو اس کا کوئی مفید نتیجہ نہیں نکلے گا بلکہ اس سے بھارت اور بھی تباہ ہو جائے گا اس لئے اب سوال صرف اس بات کا رہ جاتا ہے کہ بھارت کب چین سے کوئی سمجھوتہ کرے لیکن فی الحال اس نے چین کو جو ہوّا بنا رکھا ہے اس سے اس کے حکمرانوں کو کئی طرح سے فائدہ پہنچ رہا ہے اس کے سہارے ملک پر ان کی روز افزوں کمزور ہوتی ہوئی گرفت کو تقویت اور استحکام حاصل ہو رہا ہے اس کی بدولت بھارتی حکومت کو مغربی ممالک کی بلکہ روس کی بھی سیاسی حمایت حاصل کرنے میں مدد ملتی ہے اور ان سب سے بڑھ کر یہ کہ اس بہانے سے بھارتی حکومت کو مغربی ممالک اور روس دونوں سے بھاری فوجی اور مالی امداد حاصل ہوتی ہے لیکن اس وقت کیا ہوگا جب بھارت چین سے مصالحت کر لے گا جو وہ کر کے رہے گا اس وقت بھارتی حکمران خود اپنے عوام کے سامنے اس زبردست مالی بوجھ کا کیا جواز پیش کریں گے جو جدید طرز کی ڈی ڈی بری۔ بحری اور ہوائی فوجیں رکھنے کے لئے برداشت کیا جا رہا ہے صدر نے کہا ان جنگی تیاریوں کے اخراجات کی وجہ سے بھارت میں افراط زر کا پہیہ بڑی دور دورہ ہے اور قیمتیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں اس کے وقت بھارت کے دفاعی اخراجات کا بجٹ تقریباً نو ارب روپے ہے آنے والے سالوں میں جب یہ جنگی تیاریاں اپنے نقطہ عروج پر پہنچیں گی تو امکان یہی ہے کہ یہ اخراجات اور بھی بڑھ جائیں گے گھٹیں گے نہیں۔

صدر نے کہا کہ جنگ بازوں کا تو شیوہ یہی ہے کہ وہ فوجی طاقت کے اخراجات کو حق بجانب ثابت کرنے کی غرض سے معرکہ آرائیاں کرتے ہیں برصغیر کی تقسیم کی وجہ سے اور اس وجہ سے بھی کہ ہم نے بھارت میں جموں و کشمیر کے انضمام کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے بھارت کی اس جارحانہ روش کا نشانہ بننے کا سب سے زیادہ خطرہ ہم ہی کو ہے علاوہ ازیں اس علاقے کے دوسرے ممالک بھی بھارت کے مقابلے میں کمزور ہیں قدرتی طور پر اس صورت حال سے پریشان ہیں

صدر نے انتباہ کیا کہ بھارت کے لئے اب بھی وقت ہے کہ وہ اپنی اس حرکت سے باز آ جائے جموں و کشمیر کے مسئلہ کے متعلق ہمارے موقف میں بھارت کی فوجی تیاریاں ذرہ بھر بھی فرق نہیں آنے دیں گی ہمارا یہ محکم فیصلہ ہے کہ ہم ان شاء اللہ جموں و کشمیر کے عوام کو ان کا یہ جائز حق دلا کر رہیں گے

آسام اور تری پورہ سے بھارتی مسلمانوں کے اخراج کا ذکر کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ بھارت کے موجودہ حکمرانوں کی ناانصافی اور ظلم کی ایک اور حرکت آسام اور تری پورہ سے مسلمانوں کا جبری انخلاء ہے ہم نے اس سلسلے میں وزارتی سطح پر نتیجہ خیز بات کرنے کی جو کوشش کیں وہ ابھی تک بار آور نہیں ہو سکیں میں تو صرف توقع ہی کر سکتا ہوں کہ عالمی رائے عامہ اور بھارت کے سمجھدار لوگ اپنا اثر ڈال کر بھارتی حکومت کو اس بات پر آمادہ کریں گے کہ وہ ہمارے ساتھ معقول اور آبرو مندانہ سمجھوتہ کر لے ورنہ بھارت کی جنگی تیاریاں اور جموں و کشمیر کو ضم کرنے کا جارحانہ منصوبہ ہماری سلامتی کے لئے سنگین خطرہ ہے حکومت۔ پاکستان کی حفاظت کے لئے ہر ممکن تیاری کر رہی ہے اس لئے عوام کو چاہیئے کہ اس سنگین خطرے کے پیش نظر بھی مرد واحد کی طرح متحد ہو جائیں۔

## حکومت پٹ سن کی تجارت کا خود انتظام کریگی

راولپنڈی ۲ جنوری مرکزی وزارت تجارت دونوں صوبوں میں پاکستان کی پٹ سن تجارت کا انتظام خود کرے گی اس امر کا اعلان ایک سرکاری پریس نوٹ میں کیا گیا ہے چار ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے جو بیوپاریوں کے ذریعہ مشرقی سے مغربی پاکستان لانے کا کوٹہ مقرر کرے گی تاہم موجودہ نظام یکم فروری تک بدستور رہے گا اس وقت تک کمیٹی کوٹہ اور دیگر انتظامات کرے گی۔

## جہاز سازی کا ابتدائی کام شروع ہو گیا

کراچی ۲ جنوری سرکاری ذرائع کے مطابق دس ہزار ٹن وزنی سفری جہاز بنانے کا ابتدائی کام مغربی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے کراچی شپ یارڈ اینڈ انجینئرنگ ورکس میں شروع ہو گیا ہے یہ جہاز لوگوسلاویہ کے تعاون سے بنایا جائے گا جنگی آمد اس ماہ متوقع ہے۔

# وزیر داخلہ کا بیان!

## مجھے ربوہ سے کوئی کتاب مہیا نہیں کی گئی

پشاور ــــــــ وزیر داخلہ خان حبیب اللہ خان نے آج یہاں کہا کہ جماعت اسلامی جمہوریت پر یقین نہیں رکھتی انھوں نے اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ انھوں نے جو باتیں کہی ہیں وہ جماعت کی کتابوں اور لٹریچر سے اخذ کی گئی ہیں۔ ایک اخبار نویس نے ان کی توجہ جماعت اسلامی کے ایک بیان کی طرف مبذول کرائی کہ اس معاملہ میں ربوہ سے وزیر داخلہ کی اعانت ہو رہی ہے اور وہیں سے انہیں لٹریچر فراہم کیا جاتا ہے خان حبیب اللہ خان نے کہا کہ یہ بالکل بے بنیاد بات ہے اور انھیں ربوہ سے جماعت کے متعلق کوئی کتاب مہیا نہیں کی گئی ہے وزیر داخلہ نے جماعت اسلامی کی دستخطوں کی مہم کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جماعت کا دعویٰ ہے کہ انھوں نے چھ میل لمبے محضر پر پانچ لاکھ افراد کے دستخط حاصل کئے ہیں لیکن یہ محض مذاق ہے۔

PHONE No: 4524 فون نمبر ۴۵۲۴

کلیمز

شہری و دیہاتی یونٹ۔ ہر قسم کی جائداد کی خرید فروخت کے لئے لائل پور کی واحد دیانت دار فرم

چوہدری پراپرٹی ڈیلرز۔ امین پور بازار لائل پور

نوٹ: یونٹوں کے عوض زمین حاصل کریں۔

# نوٹس

لاہور ریلوے اسٹیشن پر سائیکل سٹینڈ کے ٹھیکہ کے لئے ٹنڈر مطلوب ہیں یہ ٹھیکہ ایک سال کے لئے ہوگا اور ۲۱ جنوری ۱۹۶۴ء یا اس کے بعد نافذ ہوگا۔ شرائط ٹھیکہ معاہدہ میں مذکور ہیں جو کہ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ (کمرشل) پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور سے بعوض ۔/۵ روپے ۱/۶۴ کے بعد اوقات دفتر میں حاصل کئے جا سکتے ہیں

ٹنڈر بمعہ معاہدہ مذکورہ بالا دستخط شدہ ڈویژنل اکونٹس آفیسر پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور کے دفتر میں مورخہ ۱۳ جنوری ۶۴ء کے دس بجے دن تک وصول کئے جائیں گے اور اسی دن دس بجے ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں جو موقع پر موجود ہوں گے کھولے جائیں گے۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور کو اختیار ہوگا کہ وہ کسی بھی یا سب ٹنڈرز کو بغیر وجہ بتائے مسترد کر دے یا سب سے زیادہ قیمت کے ٹنڈر کو قبول کرنے کا پابند نہ ہوگا۔

اگر کسی وجہ سے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ کا دفتر ۱۳ جنوری ۶۴ء کو بند ہوا تو ٹنڈر دوسرے کام کرنے کے دن کھولے جائیں گے۔

(برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر لاہور)

## مشرقی پاکستان میں متروکہ املاک کا قانون

کراچی یکم ۲ جنوری۔ مشرقی پاکستان میں متروکہ املاک کا انتظام کرنے کے لئے عنقریب ایک قانون وضع کیا جائے گا اگرچہ ہندو تارکان وطن نے خاصی جائداد چھوڑی ہے لیکن متعلقہ امور کا تصفیہ کرنے کی غرض سے ابھی تک کوئی قانون نہیں بن سکا جس کی بنا پر بے شمار جائداد بھارت کو منتقل کی جا رہی ہے اور کسی قانون کی عدم موجودگی میں ان سرگرمیوں کو روکنا ناممکن ہے۔

ایتھنز۔ ۲ جنوری۔ گزشتہ شب یونان کے شاہ پال نے عبوری کابینہ سے حلف وفاداری اٹھوایا۔

قبر کے عذاب سے بچو!

کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

# بعض ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

• لاہور ۳ ر جنوری حضرت بل سے موئے مقدس کی چوری کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے آج تمام یونیورسٹیاں کالج اور سکول بند ہیں۔ تمام ملک میں ہڑتال ہوگی۔ جلسے منعقد ہوں گے اور جلوس نکالے جائیں گے۔ لاہور میں مختلف مقامات پر جلوس نکالے جا رہے ہیں۔ جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کے صدر راجہ محمد حیدر خان نے آزاد کشمیر اور پاکستان کی تمام سیاسی جماعتوں اور تاجروں کی تنظیموں سے اپیل کی ہے کہ وہ جمعہ کو موئے مقدس کی چوری کے خلاف یوم احتجاج منائیں۔ راجہ حیدر خان نے کہا کہ موئے مقدس کی چوری کشتواڑ میں شاہ اسرار الٰہی کی درگاہ میں آتشزدگی میں تباہی اور کشمیری مسلمانوں پر بھارتی حکمرانوں کے ظلم و ستم اس گہری سازش کا نتیجہ ہیں جس کا مقصد یہ مسلمان اکثریت کو اقلیت میں بدلنا ہے۔ یہ انتہائی نازک وقت ہے حکومت پاکستان اور پاکستانی عوام کو بھارت کے گھناؤنے عزائم کو ناکام بنانے کے لئے موثر کوششیں کرنی چاہئیں۔

• عکورا ۳ ر جنوری۔ آج گھانا کے صدر نکرومہ کو قتل کرنے کی کوشش ناکام ہوگئی۔ ان پر پانچ فائر کئے گئے تھے۔

• لاہور ۳ ر جنوری۔ حکومت مغربی پاکستان نے مرکزی حکومت سے سفارش کی ہے کہ صوبے میں گندم کی قیمت کو کم کرنے کے لئے امریکی امداد کے پروگرام کے تحت زیادہ سے زیادہ گندم درآمد کی جائے تاکہ گندم کے نرخوں اور عوام کی قوت خرید میں توازن پیدا کیا جا سکے۔ صوبائی حکومت کے خیال کے مطابق گذشتہ چند سالوں میں گندم کی اوسط قیمتوں میں نمایاں اضافہ ہوگیا ہے جو کہ عوام کی قوت خرید پر بوجھ ثابت ہوا ہے چنانچہ حکومت نے سفارش کی ہے کہ امریکی امداد کے پروگرام کے تحت زیادہ سے زیادہ گندم درآمد کی جائے تاکہ گندم کے اوسط نرخ میں دو تین روپے فی من کمی کی جا سکے۔ گندم کے عام نرخ نئی فصل آنے پر تیرہ روپے سے چودہ روپے فی من تک اور فصل کی کاشت کے وقت ساڑھے سترہ روپے تک پہنچ جاتے ہیں۔ جبکہ چند برس قبل یہ نرخ ۱۲ روپے فی من کم تھے۔

• ھوانا ۳ ر جنوری۔ کیوبا کے وزیر اعظم ڈاکٹر فیڈل کاسترو نے کہا ہے کہ کیوبا امریکہ کے دوستانہ تعلقات قائم کرنا چاہتا ہے۔ ایک انٹرویو میں ڈاکٹر کاسترو نے کہا کہ اس سلسلہ میں پہل امریکہ کو کرنی چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ صدر کینیڈی کا مرحوم نے اپنی وفات سے کچھ عرصہ قبل کیوبا کے ساتھ تعلقات کو بہتر بنانے کے امکانات کا جائزہ لیا تھا۔ مسٹر کاسترو نے مزید کہا کہ کیوبا امریکہ سے دوستی کی خاطر اپنے سیاسی نظریات تبدیل نہیں کرے گا۔

نئی دہلی ۳ جنوری بھارتی اخبارات کی اطلاع کے مطابق امریکہ موجودہ مالی سال میں بھارت کو ۴۳۵ ملین ڈالر کی اقتصادی امداد اور ساٹھ ملین ڈالر کی فوجی امداد دے گا۔ امریکہ بھارت کو اگلے پانچ سالوں میں پچاس سے ساٹھ ملین ڈالر کی فوجی امداد جاری رکھے گا۔ امریکہ کی امداد سے بھارت میں جو جدید اسلحہ سازی کی فیکٹری تعمیر کی جا رہی ہے اس کے علاوہ بھارت کو مزید ایسی چھ فیکٹریوں کے قیام میں مدد دی جائے گی۔

کلکتہ ۲ جنوری بھارت کی سوشلسٹ پارٹی نے تمام مخالف جماعتوں سے کہا ہے کہ وہ بھارتی وزیر اعظم مسٹر نہرو کی حکومت کے خلاف متحدہ محاذ بنائیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ کانگرسی حکومت سرمایہ داروں کی حکومت ہے اور اس نے بحر ہند میں امریکی بحری بیڑے کی نقل و حرکت کی منظوری دے کر اپنی کمزور خارجہ پالیسی کو بے نقاب کیا ہے۔ سوشلسٹ پارٹی نے ملک کی اقتصادی حالت پر اظہار تشویش کیا ہے اور کہا ہے کہ ٹیکسوں کی بھرمار نے غریب عوام کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔

لاہور ۲ جنوری صدر ایوب ہوائی دارالحکومت کے ستائیس گھنٹے کے دورہ پر آج صبح لاہور پہنچ رہے ہیں۔ آج بعد دوپہر صدر ایوب مغربی پاکستان رینجر کی سالانہ کھیلوں کے مقابلے دیکھیں گے۔ اور لاہور پولو گراؤنڈ میں کھلاڑیوں کو انعام تقسیم کریں گے۔ شام کو وہ رینجرز کے سالانہ ڈنر میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے شمولیت کریں گے ۴ جنوری کو صدر ایوب پنجاب یونیورسٹی کے سالانہ کنووکیشن میں شرکت کریں گے اور طلبہ سے خطاب کریں گے صدر مملکت ۴ جنوری کو بعد دوپہر سکھر روانہ ہو جائیں گے

پیکنگ ۳ جنوری عوامی جمہوریہ چین کی کمیونسٹ پارٹی کے چیئرمین ماؤزے تنگ نے نئے سال کے موقع پر روسی لیڈروں کو مبارکباد کا پیغام بھیجا ہے جس میں دونوں ملکوں کے درمیان دوستی کے عہد کی تجدید کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ روس اور چین کی دوستی ہمیشہ قائم رہے گی اور اسے ختم نہیں کیا جا سکتا روسی وزیر اعظم مسٹر خروشیف نے بھی چینی لیڈروں کو نئے سال کی مبارک کا پیغام ارسال کیا ہے

## اعلان نکاح

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ نے از راہ نوازش ۲۹/۱۲ کو ۱۲ بجے دوپہر اپنے دفتر میں میرے بیٹے عزیزم ہادی احمد خان پسرو انسٹرکٹر پی اے ایف واہ چھاؤنی کا نکاح عزیزہ ثروت آرا بنت کیپٹن محمد اسلم صاحب دارالصدر غربی کے ہمراہ ڈھائی ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اسی طرح اڑھائی ہزار روپیہ حق مہر پر عزیزم عبد المجید صاحب ابن بابو نور محمد صاحب آف علی پور اور میری بھتیجی عزیزہ جمیلہ طاہرہ کے نکاح کا اعلان بھی فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین (احمد خان نسیم نائب ناظر اصلاح و ارشاد دیہاتی ربوہ)

## امانت تحریک جدید کے متعلق

### حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امانت تحریک جدید کے متعلق فرمایا ہے:-

"احباب سلسلہ اور اپنے مفاد کے مدنظر اپنا روپیہ امانت تحریک جدید کے فنڈ میں رکھوائیں۔ میں جب تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں تو ان سب میں امانت فنڈ تحریک جدید کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالتے ہیں۔"

احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کے مطابق امانت تحریک جدید میں رقم جمع کروا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر امانت تحریک جدید)

## قمر الانبیاء فنڈ

— حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ —

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وجود جماعت کے لئے بے حد بابرکت تھا اور نافع الناس وجود تھا۔ آپ نہ صرف جماعت کی ترقی اور تربیت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے بلکہ درویشوں کی خدمت۔ ان کے اہل و عیال کی نگہداشت۔ طالب علموں۔ غریبوں اور مسکینوں کی حاجت روائی کے لئے بھی ہمیشہ کوشاں رہتے تھے اور نیک کاموں میں حصہ لینے کے لئے احباب جماعت کو ترغیب دیتے رہتے تھے۔

حضرت موصوف کے ان نیک کاموں کو جاری رکھنے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت اور منظوری سے "قمر الانبیاء فنڈ" کے نام سے خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ایک مد کھولی گئی ہے جس میں اس سلسلہ میں موصول شدہ جملہ رقوم جمع ہوں گی اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظور فرمودہ کمیٹی کے ذریعہ خرچ ہوں گی۔

میں اس اعلان کے ذریعہ جملہ احباب سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ وہ ان نیک کاموں کو جاری رکھنے کے لئے جو حضرت قمر الانبیاء کو مرغوب تھے۔ افسر صاحب خزانہ کے نام رقوم بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس نیک کام میں حصہ لینے کی توفیق عطا کرے اور ہماری ان کوششوں کو قبول فرمائے آمین

## درخواست دعا

خاکسار کی والدہ صاحبہ (اہلیہ پیر سید علی احمد صاحب مرحوم انبالوی) دائیں بازو اور دائیں ٹانگ میں درد کی شدید تکلیف کے باعث سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ میری والدہ صاحبہ کو کامل صحت عطا فرما دے۔ آمین

(پیر شاہ میر احمد اشرف کارکن ضیافت ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵